گردے کی بیماریوں کے بارے میں معلومات

مکمل طبی رہنما — علامات، اقسام، وجوہات اور علاج

KIDNEY CARE CENTER
www.kidneycare.pk
042-35940252
0339-8484357

گردے کی بیماریوں کی علامات

اگرچہ گردوں کی چند بیماریوں کی تشخیص صرف لیبارٹری ٹیسٹ کے ذریعے ہی ممکن ہے، تاہم اگر مندرجہ ذیل علامات میں سے کوئی ظاہر ہو تو گردوں کی بیماری کی مکمل تشخیص ہونی چاہیے اور فوراً ڈاکٹر سے رجوع کرنا چاہیے۔

1۔ پیشاب کا کم آنا یا نہ آنا

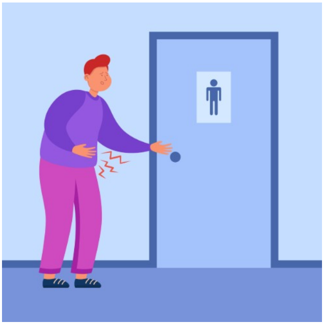

24 گھنٹوں میں چار پانچ سو ملی لیٹر سے کم پیشاب کا آنا گردوں کی بیماری کی علامات میں سے ہے۔ البتہ اس شکایت کا باقاعدہ ہونا ضروری ہے۔ صرف ایک دو دن کی شکایت، پانی کم پینے یا پسینہ زیادہ خارج ہونے کی وجہ سے بھی ہو سکتی ہے۔ اس شکایت کی وجوہات میں پتھری سے رکاوٹ، گردوں کی سوزش، گردوں کو خون کی فراہمی میں کمی اور گردوں کا فیل ہونا شامل ہیں۔

2۔ پیشاب کا بہت زیادہ آنا

24 گھنٹوں میں پیشاب کا زیادہ مقدار میں خارج ہونا۔ پیشاب کا پانی کی طرح بے رنگ ہونا اور رات کو زیادہ پیشاب آنا بھی گردے کی بیماری کی علامت ہے۔ اہم وجوہات میں ذیابیطس اور کسی بھی بیماری کی وجہ سے گردوں کا فیل ہونا شامل ہیں۔

3۔ پیشاب کا بار بار آنا اور تکلیف دہ ہونا

مثانے یا پیشاب کی نالی کی سوزش سے پیشاب بار بار آتا ہے اور تکلیف ہوتی ہے۔ بخار بھی ہو سکتا ہے۔

4۔ پیشاب میں خون آنا

بالعموم گردے، گردے کی نالیوں یا مثانے کی پتھریاں اس علامت کا باعث بنتی ہیں۔ اس کے علاوہ گردوں کی سوزش، رسولی یا گردوں کی ٹی بی سے بھی پیشاب میں خون آ سکتا ہے۔

5۔ پیشاب میں پیپ کا آنا

یہ انفیکشن کو ظاہر کرتا ہے اس کے ساتھ بخار بھی ہو سکتا ہے۔

6۔ پیشاب میں جھاگ بننا

گردوں کی سوزش اور ذیابیطس کے گردوں پر اثرات سے پیشاب میں لحمیات (پروٹین) وافر مقدار میں خارج ہوتی ہیں۔ جو پیشاب میں جھاگ بناتی ہیں۔

7۔ کمر میں یا زیرِ ناف درد

گردے میں سوزش یا پتھریاں کمر میں درد پیدا کرتی ہیں۔ بعض اوقات پتھری کا درد کمر سے شروع ہو کر آگے پیشاب کی نالی کی سمت جاتی ہے۔ اس کے ساتھ پیشاب کرتے ہوئے جلن محسوس ہوتی ہے۔ مثانے کی بیماری کا درد زیرِ ناف ہوتا ہے۔

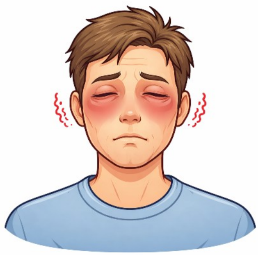

8۔ آنکھوں کے گرد اور چہرے پر سوجن

گردے میں سوزش یا ذیابیطس کی وجہ سے پیشاب میں پروٹین خارج ہوتی ہے جس کے نتیجے میں جسم میں پروٹین کی کمی ہو جاتی ہے اور یہ چہرے اور پاؤں پر سوجن کا سبب بنتی ہے۔

دیگر اعضاء پر اثرات

جب گردے فیل ہو جاتے ہیں تو جسم میں زہریلے مادے جمع ہو جاتے ہیں۔ یہ زہریلے مادے جسم کے تقریباً تمام اعضاء کو متاثر کرتے ہیں اور بے شمار ضمنی امراض جنم لیتے ہیں۔

اعصابی نظام پر اثرات

مریض کی طبیعت ناساز گار رہتی ہے، سستی اور کمزوری رہتی ہے، رات کو نیند نہیں آتی، دن کو غنودگی ہوتی ہے۔ جسم کا حسی نظام متاثر ہو جائے تو جسم کے حصے سُن ہو جاتے ہیں اور جسم میں درد رہتا ہے۔ انگلیوں میں اینٹھن اور بے چینی ہوتی ہے۔

نظامِ دورانِ خون اور دل پر اثرات

گردوں کے فیل ہونے سے بلڈ پریشر بڑھ سکتا ہے، دل کی جھلی میں سوزش ہو سکتی ہے اور اس میں پانی پڑ سکتا ہے۔ دل کی دھڑکن بے ترتیب ہو سکتی ہے اور دل فیل بھی ہو سکتا ہے۔

پھیپھڑوں پر اثرات

پھیپھڑوں میں پانی بھر سکتا ہے اور انفیکشن ہو سکتی ہے۔ اس سے پھولنا، کھانسی، بلغم، بلغم میں خون اور بخار کی علامات ظاہر ہوتی ہیں کہ پھیپھڑے متاثر ہو چکے ہیں۔

معدے اور آنتوں پر اثرات

مریض کی بھوک کم ہو جاتی ہے، منہ کا ذائقہ خراب ہو جاتا ہے۔ متلی محسوس ہوتی ہے اور قے لگ جاتی ہے۔ معدے میں سوزش اور السر بھی ہو سکتا ہے اور بعض اوقات کالے رنگ کے پاخانے آ سکتے ہیں۔

خون پر اثرات

جسم میں خون کی کمی ہو جاتی ہے۔ خون کا دفاعی نظام بھی متاثر ہوتا ہے اور مریض بار بار انفیکشن کا شکار ہو سکتا ہے۔ خون کے جمنے کی صلاحیت بھی متاثر ہوتی ہے اور اگر خون بہنا شروع ہو جائے تو مشکل سے رکتا ہے۔

پٹھوں اور ہڈیوں پر اثرات

ہڈیاں کمزور اور نرم ہو جاتی ہیں۔ بچوں میں ہڈیاں متاثر ہو جائیں تو ٹیڑھی بھی ہو سکتی ہیں۔ پٹھے کمزور ہو جاتے ہیں اور ان میں درد رہتا ہے۔

جلد پر اثرات

زہریلے مادے شدید خارش بھی پیدا کر سکتے ہیں۔ اگر یہ مادے جلد پر جمع ہو جائیں تو سفید رنگ کے پاؤڈر کی صورت اختیار کر لیتے ہیں جسے Uraemic Frost کہتے ہیں۔ خون کی کمی کی وجہ سے پیلا پن نمودار ہو جاتا ہے۔

نظامِ تناسل پر اثرات

جنسی خواہش کم ہو جاتی ہے، مردانہ کمزوری ہو جاتی ہے۔ مردانہ اور زنانہ بانجھ پن بھی ہو سکتا ہے۔

گردے فیل ہونے کی اقسام

گردوں کے ناکارہ/فیل ہو جانے کی چار طریقوں سے درجہ بندی کی جاسکتی ہے۔

1۔ گردوں کا ایک دم ناکارہ ہونا (Acute Renal Failure)

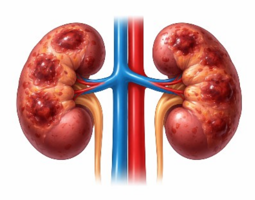

اس کی اہم وجوہات میں خون کا بہت زیادہ بہہ جانا، جسم میں پانی کی کمی (مثلاً قے اور اسہال)، بلڈ پریشر کا بہت کم ہو جانا، انفیکشن، گردوں کے لیے نقصان دہ ادویات یا زہر خورانی اور خواتین میں حمل اور زچگی کی پیچیدگیاں شامل ہیں۔ اگر علاج بروقت شروع ہو جائے تو گردے مکمل طور پر بچ سکتے ہیں ورنہ مستقل طور پر ناکارہ بھی ہو سکتے ہیں۔

2۔ گردوں کا مستقل متاثر ہونا (Chronic Renal Failure)

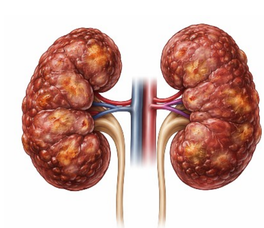

اہم ترین وجوہات میں ذیابیطس، زیادہ بلڈ پریشر، گردوں کی سوزش، پتھریاں اور کچھ خاندانی بیماریاں شامل ہیں۔ اس طرح کے متاثرہ گردوں کو کارآمد تو نہیں بنایا جاسکتا البتہ گردے فیل ہو جانے کی صورت میں خون کی صفائی (ڈائیلاسس/Dialysis) یا گردوں کی پیوندکاری کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ ایسی صورت میں بروقت اور مناسب علاج سے گردوں کی کارکردگی بہتر بنا کر ڈائیلاسس یا گردہ کی پیوندکاری کی ضرورت کو خاصا موخر کیا جاسکتا ہے۔ گردے متاثر کرنے کی وجوہات کو دور کرنے یا کنٹرول کرنے سے اس ضرورت کو خاصا موخر کیا جاسکتا ہے۔

3۔ مستقل متاثرہ گردوں کا ایک دم کام چھوڑ دینا (Acute on Chronic Renal Failure)

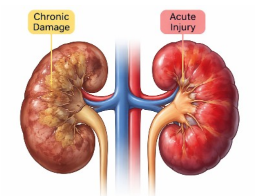

اگر پہلے سے متاثرہ گردوں کو کسی قسم کا نقصان پہنچ جائے تو ہو سکتا ہے کہ وہ بالکل کام چھوڑ دیں۔ مثال کے طور پر ذیابیطس سے متاثرہ گردوں کے مریض میں اگر پانی کی کمی ہو جائے یا وہ ایسی دوا جو گردے کے لیے نقصان دہ ہو تو گردے مکمل طور پر کام کرنا چھوڑ سکتے ہیں۔

4۔ مکمل ناکارہ گردے (End Stage Renal Disease)

اس درجہ پر آکر گردے بالکل ناکارہ ہو جاتے ہیں۔ اور مریض کی زندگی کے لیے متبادل نظام فوری طور پر ضروری ہوتا ہے۔ یا تو گردے کی پیوند کاری کروانی پڑتی ہے یا پھر خون کی صفائی کا عمل جسے ڈائیلاسس (Dialysis) کہتے ہیں۔ ڈائیلاسس کا عمل صرف ایک مرتبہ کے لیے ہی کافی نہیں ہوتا بلکہ یہ عمل ساری زندگی کے لیے باقاعدگی سے کروانا پڑتا ہے یا جب تک نیا گردہ نہ لگوا لیا جائے۔

گردے فیل ہونے کی وجوہات

گردے ناکارہ یا فیل ہونے کی اہم وجوہات مندرجہ ذیل ہیں

1۔ ذیابیطس

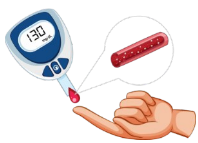

ذیابیطس یا شوگر کی بیماری گردے فیل ہونے کی سب سے بڑی وجہ ہے۔ ذیابیطس کی فوری تشخیص اور مکمل کنٹرول سے گردے ناکارہ ہونے سے بچائے جا سکتے ہیں۔

2۔ بلڈ پریشر

زیادہ بلڈ پریشر کو اگر بر وقت کنٹرول نہ کیا جائے تو گردے جلد ناکارہ ہو سکتے ہیں۔

3۔ گردوں کی سوزش

اس کی مختلف وجوہات ہیں، جس میں کئی قسم کے جراثیم، نقصان دہ ادویات اور دیگر جسمانی بیماریاں شامل ہیں۔

4۔ گردوں کی پتھریاں

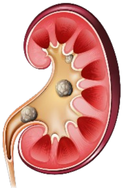

گردوں کی پتھریوں کے علاوہ گردوں کی نالیوں (Ureters) اور مثانے میں موجود پتھریاں بھی گردوں کو ناکارہ کر سکتی ہیں۔

5۔ پیشاب کے بہاؤ میں رکاوٹ

پتھریوں کے علاوہ بوڑھوں میں پراسٹیٹ غدود کا بڑھنا، بچوں میں گردوں کی سمت پیشاب کا الٹا بہاؤ یا پیشاب کی نالی میں والو (Valves) کا ہونا اور پیشاب کی نالی کا تنگ ہونا، پیشاب کے بہاؤ میں رکاوٹ ڈالتا ہے۔ اس سے پیشاب مکمل طور پر خارج نہیں ہوتا اور گردوں پر دباؤ ڈال کر انہیں نقصان پہنچاتا ہے۔

6۔ نقصان دہ ادویات اور کشتہ جات کا استعمال

بہت ساری ادویات گردوں کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہیں۔ خاص طور پر اگر یہ ادویات ڈاکٹر کے مشورے کے بغیر لی جائیں، زیادہ مقدار میں لی جائیں یا لمبی مدّت کیلئے استعمال کی جائیں۔ ان ادویات میں درد کش ادویات (Analgesics) قابل ذکر ہیں۔ اسی طرح معدنی کشتہ جات بھی گردوں کیلئے بہت نقصان دہ ہوتے ہیں۔

7۔ گردوں کا انفیکشن

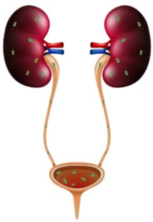

اگر انفیکشن کا علاج مکمل نہ کروایا جائے یا انفیکشن بار بار ہوتا ہو تو گردے کی ساخت متاثر ہوتی ہے اور اس کے ناکارہ ہونے کا امکان بڑھ جاتا ہے۔

8۔ دیگر بیماریاں

مختلف موروثی، خاندانی اور پیدائشی بیماریاں بھی گردوں کے فیل ہونے کا سبب بنتی ہیں۔

گردے ناکارہ ہوں تو کیا ہوگا؟

1۔ خون میں زہریلے مواد کا بڑھ جانا

اگر گردے ناکارہ ہو جائیں تو خون سے زہریلے مواد کا اخراج بند ہو جائے گا جس کی وجہ سے زہریلے مواد آہستہ آہستہ خون میں اکٹھے ہوتے رہیں گے۔

طبیعت کی بے چینی، سستی اور کام کرنے کا دل نہ کرنا	کمزوری، غنودگی، رات کو نیند نہ آنا	بھوک کا کم لگنا، متلی اور قے
قبض یا پاخانہ لگ جانا	پٹھوں کا پھڑکنا اور پٹھوں کی کمزوری	جھٹکے لگنا
سانس کا خراب ہونا	جسم پر خارش	

2۔ پیشاب کا بند ہو جانا یا بہت زیادہ آنا

کچھ بیماریاں ایسی ہیں جن میں اگر گردے فیل ہو جائیں تو پیشاب آنا کم ہو جاتا ہے یا بالکل بند ہو جاتا ہے۔اس صورت حال میں پیشاب کے راستے خارج ہونے والا پانی جسم میں اکٹھا ہوتا رہتا ہے جو منہ پر سوجن، پاؤں پر سوجن یا پیٹ پھولنے کا باعث بنتا ہے۔اور اگر پانی پھیپھڑوں میں جمع ہو جائے تو سانس پھولنے کی تکلیف ہو سکتی ہے۔کچھ بیماریوں میں جب گردے فیل ہوتے ہیں تو پیشاب زیادہ آنا شروع ہو جاتا ہے۔جس کے لیے مریض کو دن میں بار بار اور رات کو بھی کئی بار پیشاب کے لیے اٹھنا پڑتا ہے۔

3۔ دیگر علامتیں

- ✓ جسم میں موجود معدنیات، نمکیات اور تیزابیت کا توازن بگڑ جاتا ہے۔
- ✓ بلڈ پریشر بڑھنے لگ جاتا ہے۔

- ✓ ہڈیاں کمزور ہونی شروع ہو جاتی ہیں اور ان میں درد رہنے لگ جاتی ہے۔
- ✓ خون میں موجود سرخ خلیوں کی کمی ہونی شروع ہو جاتی ہے۔
- ✓ کبھی کبھار گردے فیل ہونے کی شروع میں کوئی علامت ظاہر نہیں ہوتی بلکہ لیبارٹری ٹیسٹ کروانے سے خون میں بڑھتے ہوئے زہریلے مواد کا پتہ چلتا ہے۔

گردے اگر کام کرنا چھوڑ دیں تو ایسی حالت میں کیا کیا جا سکتا ہے

چونکہ گردے خراب ہونے کی وجہ سے مضر صحت مواد خون میں اکٹھا ہو رہا ہوتا ہے۔ ایسے حالات میں ہمیں متبادل انتظام کرنا ہو گا جس کے ذریعے خون سے مضر صحت مواد کی صفائی ہو سکے۔ مریض کی زندگی بچانے کے لیے اور صحت مند رکھنے کے لیے مندرجہ ذیل طریقوں پر عمل کیا جا سکتا ہے۔

i. پیٹ کے ذریعے خون کی صفائی یا Peritoneal Dialysis

ii. مشین کے ذریعے خون کی صفائی یا Hemodialysis

iii. گردے کی پیوند کاری یا Renal Transplantation s

پیٹ کے ذریعے خون کی صفائی

طریقہ: سب سے پہلے ناف کے تھوڑا نیچے جلد کو سن کر لیا جاتا ہے۔ پھر پلاسٹک کی ایک خاص نالی درد کیے بغیر پیٹ میں ڈال دی جاتی ہے۔ پھر اس پلاسٹک کی نالی کو محلول کی بوتلوں کے ساتھ جوڑ دیا جاتا ہے۔ یہ محلول اس نالی کے ذریعے پیٹ میں داخل ہو جاتا ہے۔ اس محلول کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ محلول خون کی نالیوں میں موجود مضر صحت مواد اپنے اندر جذب کر لیتا ہے اس محلول کو کچھ دیر کے لیے پیٹ میں رہنے دیا جاتا ہے۔ اس وقفے میں وہ خون میں موجود مواد کھینچ لیتا ہے۔ پھر اس محلول کو اسی نالی کے ذریعے پیٹ سے نکال لیا جاتا ہے اور نیا محلول پیٹ میں داخل کر دیا جاتا ہے۔ یہ عمل اس وقت تک دہرایا جاتا ہے جب تک خون میں موجود زہریلے مادے کم نہ ہو جائیں۔

فوائد: یہ ایک نسبتاً آسان طریقہ ہے جس میں کسی مشین کی ضرورت پیش نہیں آتی اور کسی بھی وقت کسی بھی جگہ کیا جاسکتا ہے۔ یہ طریقہ بچوں اور دل کے مریضوں کے لیے بھی موزوں ہے۔ اس طریقے سے خون جسم کے باہر نہیں آتا بلکہ خون کی صفائی جسم کے اندر ہی ہو جاتی ہے۔

نقصانات: اس طریقے سے کبھی کبھار پیٹ میں انفیکشن ہو سکتی ہے، خون بہہ سکتا ہے اور نمکیات کی کمی بھی ہو سکتی ہے۔ ان کو دوائیوں کے ذریعے قابو پایا جاسکتا ہے۔

پیٹ کے ذریعے خون کی صفائی ایک عارضی طریقہ ہے۔ جس میں ایک دفعہ خون کی صفائی کے بعد پلاسٹک کی نالی جسم سے نکال لی جاتی ہے۔ اور ضرورت پڑنے پر دوبارہ ڈالنی پڑتی ہے۔

پیٹ میں مستقل نالی کا طریقہ علاج

ایسے طریقہ علاج بھی موجود ہے جس میں مستقل طور پر پلاسٹک کی چھوٹی سی نالی پیٹ میں ڈال دی جاتی ہے۔ جب بھی خون صاف کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے تو محلول والی بوتلیں اس نالی کے ساتھ جوڑ کر محلول پیٹ میں داخل کر دیا جاتا ہے۔ جو خون سے زہریلا مواد جذب کر لیتا ہے اور پھر اسی نالی کے ذریعے پانی پیٹ سے نکال لیا جاتا ہے۔
فوائد: یہ طریقہ آسان ہے جو ہسپتال کے علاوہ گھر میں موجود افراد آسانی کر سکتے ہیں، اور ضرورت پڑنے پر یہ عمل گھر میں دوبارہ دہرایا جاسکتا ہے اور بار بار ہسپتال آنے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔

مشین کے ذریعے خون کی صفائی (Hemodialysis)

طریقہ: اس طریقے میں سب سے پہلے کلائی یا بازو پر ایک چھوٹا سا آپریشن کیا جاتا ہے۔ جسے (AV-Fistula Formation) کہتے ہیں۔ اس آپریشن میں خون کی شریان اور ورید کو آپس میں ملا دیا جاتا ہے کچھ عرصے کے بعد ورید جو کہ شریان کے ساتھ لگائی گئی تھی جب بڑی ہو جاتی ہے تو دو سوئیاں ان رگوں میں ڈالی جاتی ہیں۔ اور ان سوئیوں کو پلاسٹک کی نالیوں کے ذریعے مشین میں لگے ہوئے فلٹر سے جوڑ دیا جاتا ہے۔ ایک نالی کے ذریعے جسم سے زہریلے مواد والا خون فلٹر میں داخل ہوتا ہے۔ یہ فلٹر خون کے ذریعے صفائی شدہ خون مشین سے جسم میں داخل کر دیا جاتا ہے۔

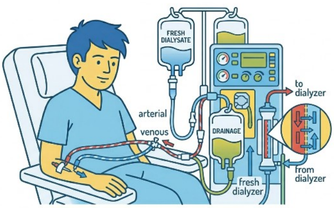

اس طریقے سے خون کی صفائی میں تقریباً چار گھنٹے لگتے ہیں۔ اور ہفتے میں دو یا تین بار صفائی کروانا پڑتی ہے۔ تاکہ مریض بیمار ہونے سے پہلے ہی خون سے مضر صحت مواد نکلوا لے اور دفتری و گھریلو کام کاج بخیر و خوبی جاری رکھ سکے۔

گھر میں Hemodialysis: ایسے طریقے بھی موجود ہیں۔ جن کے ذریعے مریض گھر میں خود ہی اپنے خون کی صفائی کر لیتا ہے۔ اور اسے ہسپتال آنے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔

ڈائیلاسس کتنا عرصہ کروانا پڑے گا؟

اس بات کا دارومدار گردے کی تکلیف پر منحصر ہے۔ اگر تو گردے عارضی طور پر خراب ہیں تو اس وقت تک Dialysis کی ضرورت پڑے گی جب تک گردے اپنا کام دوبارہ شروع نہ کر دیں، اور اگر گردے مستقل طور پر خراب ہو چکے ہیں تو پھر ڈائیلاسز کو جاری رکھنا پڑے گا۔

ایک بات کا خیال رہے کہ

مشین گردے کا نعم البدل نہیں۔ مریض کی حالت اس وقت تک بہتر رہے گی جب تک خون کی صفائی ہوتی رہے گی۔ جوں ہی صفائی کروانا بند کر دیں گے جسم کا زہریلا مواد آہستہ آہستہ خون میں اکٹھا ہونا شروع ہو جائے گا۔

Dialysis سے نجات ممکن ہو سکتی ہے۔ اگر گردے کی پیوند کاری کا آپریشن کروالیا جائے۔ گردے کی پیوند کاری کروانے کے لیے ضروری ہے کہ کوئی شخص اپنا ایک گردہ مریض کو بطور عطیہ دے دے انسان کے جسم میں دو گردے ہوتے ہیں اور وہ دونوں صحیح کام کرتے ہوں تو ایک گردہ دینے والے کی زندگی پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور دوسرے کی زندگی بچ جاتی ہے۔ گردہ دینے والا شخص خونی رشتہ دار ہو تو گردے کی پیوند کاری کا آپریشن زیادہ کامیاب رہتا ہے۔ گردہ دینے والے شخص کا اور مریض کا بلڈ گروپ ایک ہونا چاہیے۔ گردہ دینے والے کے دونوں گردے 100% صحیح ہونے

چاہئیں اور گردہ مریض کے جسم سے میچ ہونا چاہیے۔ گردہ دینے والے کو کوئی اس قسم کی بیماری نہ ہو کہ جو گردے کے ساتھ مریض کو منتقل ہو جائے اور نہ ہی کوئی اس قسم کی بیماری ہو کہ گردہ دینے سے صحت پر برا اثر پڑے۔

یاد رہے

گردے کی پیوند کاری کے وقت مریض اپنے گردے عام طور پر نہیں نکالے جاتے بلکہ تیسرا گردہ لگا دیا جاتا ہے اور مریض کو گردے کی پیوند کاری کے بعد کچھ ادویات باقی ساری عمر باقاعدگی سے استعمال کرنا پڑتی ہیں۔ گردہ دینے والا آپریشن کے ایک ہفتے بعد اپنے کام پر چلا جاتا ہے۔